



## سوال

(352) مقدمات زنا کرنا لیکن زنا کا ارتکاب نہ کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی کا کسی جوان عورت کے گھر میں آنا جانا تھا اور وہ اس کے رشتہ کے لئے کوشش کرتا رہا، لیکن اس میں وہ کامیاب نہ ہو سکا یہ دونوں مقدمات زنا کا ارتکاب کرتے رہے لیکن زنا کی نوبت نہ آئی، کیا وہ آدمی اس عورت کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے؟ کتاب و سنت کی روشنی میں جواب دیں۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن کریم میں نہ صرف زنا کو حرام کیا ہے بلکہ اس کے تمام ذرائع و وسائل اور مقدمات کو بھی حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”زنا کے قریب نہ پھٹو کیونکہ وہ بہت برا فعل اور انتہائی برا راستہ ہے۔“ [۱۷۱/ البقرہ: ۱۷۱]

اس آیت کریمہ میں یہ ہدایت دی گئی ہے کہ مسلمان صرف فعل زنا ہی سے بچنے پر اکتفا نہ کریں بلکہ زنا کے مقدمات اور اس کی ابتدائی حرکات و اسباب سے بھی دور رہیں جو انہیں اس راستہ کی طرف لے جاتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جرم زنا کی سنگینی کو یوں بیان فرمایا ہے ”کہ لذت بھری نگاہ سے کسی عورت کی طرف دیکھنا یہ آنکھوں کی بدکاری ہے اور بدکاری کی نیت سے مزے لے لے کر کوچ دار گشت کو کرنا زبان کی بدکاری ہے جبکہ شرم گاہ سے اس فعل بد کو انجام دینا اس جرم میں شریک تمام اعضا کے لئے مہر تصدیق ثبت کرنا ہے۔“ شریعت ان مقدمات زنا اور اس کے اسباب و وسائل کو فعل زنا قرار نہیں دیتی کہ ان کے بجالانے پر حد زنا جاری کر دی جائے جب تک عملی طور پر اس سے زنا کا ارتکاب نہ ہو اسے مجرم قرار نہیں دیا جاسکتا۔ صورت مسئولہ میں مذکورہ شخص نے جو طریق کار اختیار کیا ہے اسے ”صحیح نگاہ سے نہیں دیکھا جاسکتا، بلکہ وہ انتہائی خطرناک اور برا راستہ تھا، تاہم اس سے بالفعل زنا کا صدور نہیں ہوا، اس لئے مذکورہ شخص اس عورت کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے جس سے مقدمات زنا انجام دیتا رہا ہے، کیونکہ قرآن کریم نے ایسے نوعی، رضاعی اور سسرالی رشتوں کے متعلق بڑی تفصیل سے ہمیں آگاہ کیا ہے جو انسان پر حرام ہیں۔ ان میں اس قسم کے تعلقات رکھنے والی عورت کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی کوئی پابندی منتقل ہے، لہذا مذکورہ شخص پر صرف اس لئے پابندی عائد کرنا کہ وہ مقدمات زنا کا مرتکب ہو مناسب نہیں اور اس کا شریعت میں کوئی ثبوت نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات  
مهدى فتوى

## فتاوى اصحاب الحديث

جلد: 2 صفحہ: 362